مولانا آزاد لائبریری

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

(از مولانا محمد عبدالشاہد خاں صاحب شروانی، اسسٹنٹ لائبریرین
شعبۂ مخطوطات وانچارج اورنٹیل ڈویژن)

یہ عظیم المراتب ورفیع المنازل کتاب خانہ، احاطۂ مسلم یونیورسٹی کے وسط میں اپنی وسیع وعریض ہفت منزلہ عمارت اور مشرقی طرز کے خوشنما صدر دروازہ کے ساتھ بڑی شان وشوکت لئے ہوئے ہر زائر کو کچھ دیر کے لئے ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔

اس عمارت کا نقشہ مشہور انجنیر مسٹر فیاض الدین حیدرآبادی نے بنایا تھا جس کا سنگِ بنیاد پنڈت جواہر لال نہرو وزیرِ اعظم حکومتِ ہند نے ۲۲ / نومبر ۱۹۵۹ء کو ڈاکٹر ذاکر حسین خاں کے دورِ وائس چانسلری میں رکھا تھا اور افتتاح ۶ / دسمبر ۱۹۶۰ء کو کرنل سید بشیر حسین زیدی وائس چانسلر کے عہد میں کیا تھا اس کی بنیاد کی کھدائی کا افتتاح معمر ترین اولڈ بوائے ڈپٹی محمد حبیب اللہ خاں نے ۱۷ / دسمبر ۱۹۵۶ء کو پھاوڑا چلا کر کیا تھا۔

حکومتِ ہند کا بارہ لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ صرف ہوا۔ اس عمارت کا رقبہ تین لاکھ تیس ہزار ایک سو ساڑھے ترسیٹھ مربع گز ہے۔ اگر اس کے مشرقی، مغربی اور جنوبی وسیع شاداب اور خوش منظر لانوں کو شامل کرلیا جائے تو یہ رقبہ چہار چند ہو جائے گا۔

دسمبر ۱۹۶۰ء ہی سے یہ کتاب خانہ ۴۸ سال "لٹن لائبریری" کے نام سے موسوم

رہنے کے بعد "مولانا آزاد آزاد لائبریری" کے نام پر مبدّل ہو گیا۔ اور اب "مولانا آزاد لائبریری" کے نام سے شہرت یافتہ ہے۔

اس لائبریری کی موجودہ رفعت و منزلت تمام تر امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد وزیرِ تعلیم حکومتِ ہند کی رہینِ منت ہے۔ فروری ۱۹۴۹ء میں جب مولانا وزیرِ تعلیم کی حیثیت سے کانووکیشن ایڈریس کے سلسلے میں مسلم یونیورسٹی میں تشریف لائے۔ اور لٹن لائبریری کی عمارت میں بیٹھ کر اس کا سرسری جائزہ لیا تو عمارت کو غیر مکتفی محسوس کرتے ہوئے اس کی جدید شاندار و مستقل ضروریاتِ عمارت کے تخیل کا اظہار فرمایا۔ اور واپس جا کر اس کو عملی جامہ پہنانے کی تدابیر شروع کیں۔ جسے اپنی زندگی ہی میں پایۂ تکمیل کو پہنچا دیا۔ کسے خبر تھی کہ فروری ۱۹۵۸ء میں وہ رہگزارِ عالمِ جاودانی ہو جائیں گے۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو ہی کو اس کا افتتاح بھی کرنا پڑے گا۔ اور انھیں کے نام سے یہ لائبریری موسوم بھی کرنا ہوگی۔

مسلم یونیورسٹی کی اس لائبریری سے مولانا آزاد کی دلچسپی کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ اسی موقعِ تشریف آوری پر جب نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمٰن خاں شروانی سے ملنے ان کی کوٹھی حبیب منزل۔ پرس روڈ پر تشریف لے گئے تو اپنے "صدیقِ مکرم" کو ہم لوگوں کی موجودگی میں توجہ دلائی کہ اپنا نادر الوجود اور بیش بہا کتابخانہ، مسلم یونیورسٹی کی لائبریری کو مرحمت فرما دیں۔ نواب صاحب نے اس شرط پر یہ مشورہ قبول کیا۔ کہ مولانا آزاد خود حبیب گنج آکر اس کارِ خیر کو انجام دلائیں۔ افسوس کہ مولانا آزاد اپنی ملکی و قومی سرگرمیوں کی وجہ سے یہ وعدہ پورا نہ فرما سکے اور نواب صاحب ڈیڑھ سال بعد جوارِ رحمتِ خداوندی میں پہنچ گئے۔ مولانا آزاد کو اس کا افسوس رہا۔ اس کے بعد جب میں حاضرِ خدمت ہوا تو نواب صاحب کے خلف الصدق مولوی حاجی محمد عبید الرحمٰن خاں شروانی کو میرے ذریعہ پیغام بھیجا۔ بالآخر یہ کتابخانہ دسمبر ۱۹۶۰ء میں نئی لائبریری میں آ گیا اور اس کی وجہ سے مولانا آزاد لائبریری کی اہمیت میں دوچند اضافہ ہو گیا۔ اس کتابخانہ کو حبیب گنج سے علی گڑھ منتقل کرانے میں راقم الحروف بھی ذاتی و صفاتی طور پر شریک رہا۔ اس کتابخانہ

کے انتقالِ مکانی میں ڈاکٹر ذاکر حسین خاں مرحوم (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی) کے پیہم اصرار کو بھی بڑا دخل رہا۔ مرحوم خود حبیب گنج تشریف لے گئے۔ اور کتابخانہ کے نوادر سے متاثر ہوکر جلد سے جلد منتقل کرانے کے لئے سرگرم رہے۔

آغاز | اِس لائبریری کی ابتدا بانیٔ مدرسگاہ سر سید احمد خاں اور اُن کے خلف الرشید سید محمود کی کتابوں سے مدرسۃ العلوم مسلمانانِ علی گڑھ (قائم شدہ ۲۴ مئی ۱۸۷۵ء) کے ایک کمرے میں ۱۸۷۶ء میں ہوئی۔ جب اسی سال "محمڈن اینگلو اورینٹل کالج" کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے لارڈ لٹن وائسرائے ہند علی گڑھ آئے تو ان کی منظوری سے اِس کا نام "لٹن لائبریری" رکھا گیا۔ اور موجودہ سر سید ہال میں اسٹریچی ہال سے متصل ایک ہال اور پانچ کمروں پر مشتمل عمارت میں ۱۹۶۰ء تک اسی نام سے موسوم رہی۔

سر سید کی کتابوں میں مخطوطات بھی تھے۔ جن میں حمد اللہ مستوفی قزوینی متوفی ۷۵۰ھ کی تاریخ گزیدہ مصنفہ ۷۳۰ھ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے سرورق پر سات مہریں ہیں۔ ایک مہر "تابع شرع محمد اسحاق ۱۰۵۲ھ" کی ہے۔ یہ نسخہ ابوالفیض فیضی فیاضی متوفی ۱۰۰۴ھ کی ملکیت میں رہا ہے۔ سرورق پر ان کی مہر اور دستخط بھی ہیں۔ اول و آخر اوراق پر "سید احمد" کی مہریں ہیں۔ یہ نسخہ باریک نستعلیق خط میں خوشخط لکھا ہوا ہے۔ ناقص الآخر ہونے کی وجہ سے سالِ کتابت نہ معلوم ہو سکا۔ مصنف نے یہ کتاب لکھکر وزیر غیاث الدین بن رشید الدین صاحب جامع التواریخ کی خدمت میں پیش کی تھی۔

سید محمود کی کتابوں میں القانون فی الطب اور کتاب النجاۃ بھی شامل تھے۔ جبکہ یہ نسخے ٹائپ میں ۱۵۹۳ء کے مطبوعہ روم ہیں۔ پونے چار سو سال گذرنے پر بھی انکا کاغذ پائدار اور مضبوط ہے۔ یہ دونوں کتابیں مصنفہ ابوعلی ابن سینا متوفی ۴۲۸ھ / ۱۰۳۶ء ہیں۔ اور لائبریری میں قدیم ترین مطبوعات ہیں۔

رفتارِ ترقی | یہ لٹن لائبریری ۲۴ سال تک ۱۹۰۰ء تک آہستہ خرامی سے قدم فرسا

رہی یعنی اس کا اسٹاف تین افراد اور ذخیرۂ کتب ۵۰۱۰ کی تعداد تک پہنچ سکا تھا۔ ان کتابوں میں نصف سے زیادہ (۲۷۶۵) مشرقی علوم والسنہ کی کتابیں تھیں۔ اس کے بعد یہ لائبریری ۱۹۶۰ء تک سست رفتاری پر گام زن رہی یعنی جب یہ پرانی عمارت سے منتقل ہو کر نئی عمارت میں آئی تو اس کا اسٹاف ۴۱ افراد پر مشتمل تھا اور کتابوں کی تعداد بہ تفصیل ذیل ۱۸۲۰۱۶ تھی۔

انگریزی وغیرہ	عربی	فارسی	اردو	ہندی وسنسکرت	مخطوطات	
۱۱۵۰۲۹	۸۲۸۴	۵۵۰۵	۳۷۷۸۵	۶۴۱۹	۸۹۸۴	۱۸۲۰۱۶

"مولانا آزاد لائبریری" ہونے کے بعد ۱۹۶۱ء سے اس کتاب خانے نے تیز گامی اختیار کی۔ اس کا اندازہ اس رفتارِ ترقی سے ہو سکتا ہے کہ مالی سال ۷۲-۱۹۷۱ء کے خاتمہ پر ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء کو ۱۱ سال میں اس کے اسٹاف اور کتابوں کی تعداد علی الترتیب ۱۱۹ اور ۵۲۵۳۹۴ تھی۔ لٹن لائبریری نے ۴۸ سال میں جتنی ترقی کی تھی مولانا آزاد لائبریری نے ۱۱ سال میں اس سے سہ چند ترقی کی۔

۶۱-۱۹۶۰ء میں ۴۱ ملازمین میں، عہدے داروں میں لائبریرین کے علاوہ، ایک اسسٹنٹ لائبریرین، ایک اورنٹیل اسسٹنٹ اور دو لائبریری اسسٹنٹ تھے۔ اور منظور شدہ بجٹ ۶۹۶، ۹۵، ۱ تھا۔ ۷۲-۱۹۷۱ء میں یہ بجٹ (بزمانہ سید محمد حسین رضوی) ۵۰، ۴، ۸۷، ۹ پر پہنچ گیا۔ اسٹاف اور کتابوں کی تفصیل اس طرح ہے۔

اسٹاف

لائبریرین	۱	اسپیشل پروفیشنل اسسٹنٹ	۲۲	تھرڈ گریڈ	۳۶
ڈپٹی لائبریرین	۱	دفتری عہدے داران	۵	جلد ساز مختلف گریڈ	۱۳
اسسٹنٹ لائبریرین	۵	کلرک فرسٹ گریڈ	۴	خاکروب	۴
پروفیشنل اسسٹنٹ	۱۶	،، سیکنڈ گریڈ	۱۲		

کتب

انگریزی	۳۱۸۴۶۵	سنسکرت	۴۲۸۰	پشتو	۳۷
اردو	۶۱۱۸۹	ملیالم	۱۹۰۵	مراٹھی	۷۹
عربی	۲۱۱۸۳	تلیگو	۱۷۶۵	بھاشا	۵
فارسی	۱۳۱۲۸	تامل	۳۱۰	بنگالی	۲
ہندی	۱۷۶۳۰	ترکی (مع رومن)	۲۹۱	مخطوطات	۱۳۲۸۱

<u>سہولتِ مطالعہ</u> | طلبہ و اساتذہ کے لئے خصوصاً اور دیگر مقامی و بیرونی دانشوروں کے لئے عموماً اس لائبریری میں تین بڑے ہال جنھیں کرسیوں، میزوں اور ہر ہال کے مناسب موزوں الماریوں میں کتابوں سے آراستہ کیا گیا ہے دارالمطالعہ کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ دو ہالوں کے بالائی حصوں میں ۲۰ کیبن بھی بنائے گئے ہیں جو ریسرچ اسکالروں کو الاٹ کر دئے جاتے ہیں جہاں بیٹھ کر وہ تنہائی میں سکون و یکسوئی سے رات تک کام کر سکتے ہیں۔ نیچے کے دونوں ہال بطور ریڈنگ روم علی العموم ۶ بجے شام تک اور امتحانات کے زمانے میں ۱۰ بجے رات تک کھلے رہتے ہیں جب کہ لائبریری ۴½ بجے شام بند ہو جاتی ہے۔ ان تینوں ہالوں کے علاوہ اورنٹیل ڈویژن، پریڈیکل سیکشن اور ہندی و سنسکرت سیکشن کے ہالوں میں بھی مطالعہ و ریسرچ کا انتظام ہے یہاں خاصی تعداد میں میزیں اور کرسیاں مطالعہ کرنے والوں کے لئے مہیا کردی گئی ہیں۔ اور ضرورت مند برابر سرگرم مطالعہ رہتے ہیں۔

مشرقی شعبہ

اس لائبریری کا وقار و اہمیت اس کے مشرقی شعبے کی وجہ سے ہے۔ یہ شعبہ جو عربی، فارسی، اردو، بھاشا، ترکی اور پشتو پر مشتمل ہے تقریباً ایک لاکھ دس ہزار

کتابوں کا ذخیرۂ عظیمہ رکھتا ہے۔ اس کی تقسیم مطبوعات اور مخطوطات دو حصوں پر ہے دونوں حصّے اپنے نوادر و خصوصیات کی بنا پر دوسرے مشرقی کتاب خانوں سے بڑی حد تک ممتاز و منفرد ہیں۔ یہ شعبہ زیادہ تر اکابرِ ملت اور اربابِ علم و خیر کے عطیات کا رہینِ منت ہے۔ قابلِ ذکر معطیان میں حسب ذیل اسمائے گرامی سرفہرست ہیں۔ ان حضرات نے جن میں اداروں کے ناظمین بھی شامل ہیں اپنی مادرِ درسگاہ (مسلم یونیورسٹی) کی لائبریری کو مزین کرنے کے ساتھ اپنے ذخیروں کو محفوظ کر دینے کا بھی سروسامان کیا ہے۔

۱۔ سبحان اللہ کلکشن	عطیہ	مولوی سبحان اللہ خاں	رئیس گورکھ پور	
۲۔ منیر عالم	"	"	شاہ منیر عالم	غازی پور
۳۔ سلیمان	"	"	سر شاہ سلیمان وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی چیف جسٹس	الہ آباد
۴۔ احسن	"	"	سید علی احسن	مارہرہ
۵۔ عبدالحیٔ	"	"	محمد مہدی انصاری فرنگی محل	لکھنؤ
۶۔ شیفتہ	"	"	نواب محمد اسحاق خاں	جہانگیر آباد میرٹھ
۷۔ قطب الدین	"	"	ابوالقاسم جج	اٹاوہ
۸۔ حبیب گنج	"	"	مولوی حاجی محمد حبیب الرحمن خاں شروانی	علی گڑھ
۹۔ آفتاب	"	"	آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس	"
۱۰۔ جواہر میوزیم	"	"	اسلامیہ کالج	اٹاوہ

شعبۂ مطبوعات

مالی سال مختتم ۳۱ مارچ ۱۹۶۲ء کو مطبوعات مشرقیہ کی تعداد بہ تفصیل ذیل تھی۔

عربی	فارسی	اردو	بھاشا	ترکی	پشتو	
۲۱۱۸۳	۱۳۱۲۸	۶۱۱۸۹	۵	۳۹	۳۷	۹۵۵۸۱

ان مطبوعات میں ہر قسم کے نوادر آپ کو ملیں گے اور اکثر ایسی کتابیں بھی ملیں گی جن کا اب دستیاب ہونا ناممکن نہیں تو دشوار تر ضرور ہوگا۔ کچھ ایسی کتابوں کا تذکرہ جو قدیم مطبوعات کا درجہ رکھتی ہیں فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

قدیم مطبوعات عربیہ

۱۔ القانون فی الطب	ابن سینا	مطبوعہ روم	۱۵۹۳ء
۲۔ کتاب النجاۃ	″	″ ″	″
۳۔ مقامات الحریری مع ترجمہ لاطینی	الحریری	″ روشتلخ	۱۶۲۸ء
۴۔ انجیل یوحنا	″	″ پٹاور	۱۶۵۴ء
۵۔ نظم الجوہر کتاب المجموع علی التحقیق والتصدیق	سعید ابن بطریق	″ اکسونیا	۱۶۵۶ء
۶۔ التاریخ المشرقی	جان ہنریکو ہاتینگرو	...	۱۶۶۰ء
۷۔ بائبل عربی ولاطینی	————	″ روم	۱۶۷۱ء
۸۔ العہد الجدید ووصایا اللہ العشر			۱۷۲۷ء
۹۔ سیرۃ السلطان صلاح الدین الایوبی	بہاء الدین ابن شداد	″ ہولنڈ	۱۷۳۲ء
۱۰۔ مورد اللطافۃ	جمال الدین تغری بردی	″ لندن	۱۷۹۲ء
۱۱۔ شذور العقود فی ذکر النقود	المقریزی احمد بن علی	″ ″	۱۷۹۶ء
۱۲۔ ذکر فتح جزیرۃ ذودس	احمد بن عام الکوفی	″ ″	۱۷۹۷ء
۱۳۔ الف لیلۃ و لیلۃ	————	″ لندن	۱۷۹۸ء
۱۴۔ بغیۃ الباحث عن جمل الموارث	ابن المتقنۃ	″ ″	۱۷۹۹ء
۱۵۔ التواریخ القدیمۃ من المختصر فی اخبار البشر	ابو الفداء	″ لیبزگ	۱۸۳۱ء

قدیم مطبوعات عربیہ ہند

۱۔ مجموعۃ الکتب المتداولۃ لدرس النحو	جان بیلی۔ المرتب	″ کلکتہ	۱۸۰۵ء

۲۔ نفحۃ الیمن — احمد الشروانی الیمنی مطبوعہ کلکتہ ۱۸۱۱ء
۳۔ رسالہ من رسائل اخوان الصفا — ——— // // ۱۸۱۲ء
۴۔ البراہین الساباطیۃ — جواد ساباط // // ۱۸۱۳ء
۵۔ دیوان المتنبی — المتنبیؔ // // ۱۸۱۴ء
۶۔ القطبی — قطب الدین الرازی // // ۱۸۱۵ء
۷۔ الفوائد الضیائیۃ — عبدالرحمن الجامی // // ۱۸۱۶ء
۸۔ شرح السبع المعلقات — عبدالرحیم // // ۱۸۱۷ء
۹۔ سورۃ یٰسٓ — ——— // لکھنؤ ۱۸۲۰ء
۱۰۔ السور الخمس الشریفۃ — ——— // لکھنؤ ۱۸۲۰ء
۱۱۔ حل ابیات واحادیث وآیات الفوائد الضیائیۃ — عبدالرحیم // کلکتہ ۱۸۲۰ء
۱۲۔ الاشباہ والنظائر — ابن نجیم // // ۱۸۲۶ء
۱۳۔ البہجۃ المرضیۃ شرح الالفیۃ — السیوطی // کلکتہ ۱۸۳۱ء
۱۴۔ عنوان الشرف — شرف الدین اسمٰعیل الیمنی // لکھنؤ ۱۸۴۰ء

مطبوعات قدیمہ فارسیہ

۱۔ گلستان با ترجمہ لاطینی — سعدی شیرازی GLEMIUS ۱۶۰۱ء
۲۔ تذکیر سلاطین ایران بعد الاسلام با مقدمہ و ترجمہ بزبان اطالوی — میر خواند ہروی // ویانا ۱۷۸۲ء
۳۔ توزکات تیمور — ابوطالب حسینی مترجم // اوکسفورڈ ۱۷۸۳ء
۴۔ تذکیر سلاطین ایران بعد الاسلام با مقدمہ ترجمہ بزبان اطالوی — میر خواند ہروی // غوتنجن ۱۸۱۸ء
۵۔ کتاب زبور — ولیم گلن - مترجم // لندن ۱۸۲۵ء
۶۔ کتاب المقدس توریت — ٹومس کنستبل - // اڈن برغ ۱۸۴۵ء

قدیم مطبوعات فارسیہ ہند

۱۔ کشف اللغات	دو جلد	عالمانِ ہند باستصلاح جوزف	مطبوعہ	کلکتہ	۱۸۰۶ء
۲۔ ہدایہ	چار جلد	غلام یحییٰ خاں۔ مترجم	″	″	۱۸۰۷ء
۳۔ شاہنامہ فردوسی		فردوسی	″	″	۱۸۱۱ء
۴۔ فرائض سراجیہ		————	″	″	″
۵۔ محامد حیدریہ		محمد صادق اختر	″	لکھنؤ	۱۸۲۰ء
۶۔ گلدستۂ نشاط		منولال۔ مرتب	″	کلکتہ	۱۸۳۶ء
۷۔ سیر المتاخرین		غلام حسین طباطبائی	″	″	″
۸۔ دیوان زخمی		رتن سنگھ زخمی	″	لکھنؤ	۱۸۳۷ء
۹۔ نزہتہ الناظرین		کندن لال اشکی الٰہی	″	″	۱۸۳۹ء
۱۰۔ جامِ جم		سر سید احمد خاں	″	اکبرآباد	۱۸۴۰ء
۱۱۔ حدائق النجوم		رتن سنگھ زخمی	″	لکھنؤ	″
۱۲۔ نفائس اللغات		اوحد الدین بلگرامی	″	″	۱۸۴۱ء
۱۳۔ شرح گل کشتی		رتن سنگھ زخمی	″	″	۱۸۴۲ء
۱۴۔ دستور محبت		لچھمی نرائن	″	″	۱۸۴۳ء
۱۵۔ مفردات اہلیہ		فرید الدین مرادآبادی	″	اکبرآباد	۱۸۴۷ء
۱۶۔ انشائے مادھورام		مادھورام	″	لکھنؤ	″
۱۷۔ مرآۃ الخیال		شیر خاں	″	عمدۃ الاخبار	۱۸۴۸ء
۱۸۔ کلیات فرد		ابوالحسن النعمتی پھلواروی	″	کلکتہ	۱۸۵۱ء
۱۹۔ مہر نیمروز		اسداللہ خاں غالب	″	دہلی	۱۸۵۴ء
۲۰۔ تضمین گلستان سعدی		ہرگوپال تفتہ	″	نولکشور	۱۸۵۷ء

مندرجہ بالا فارسی مطبوعاتِ ہند ۱۸۵۷ء تک لئے گئے ہیں۔ انیسویں صدی کے مطبوعات کی طویل فہرست تیار ہو سکتی ہے، کچھ ہندو مصنفین کی تصنیفات بھی ان میں شامل ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکے گا کہ برادرانِ وطن نے گزشتہ تین صدیوں میں فارسی زبان وادب کی کیا خدمات کی ہیں۔

مطبوعاتِ اُردو

۱۔ اخلاق ہندی ترجمہ مفرح القلوب	میر بہادر علی حسینی ۔ مترجم	مطبوعہ کلکتہ	۱۸۰۳ء
۲۔ ستہ شمسیہ	محمد فخر الدین خاں ۔ "	" حیدرآباد دکن	۱۸۴۰ء
۳۔ تاریخ ابو الفداء	کریم الدین ۔ "	" دہلی	۱۸۴۷ء
۴۔ آثار الصنادید	سر سید احمد خاں	" "	"
۵۔ اصول قواعد مایعات	پنڈت اجودھیا پرشاد "	" "	۱۸۶۰ء
۶۔ زبدۃ التواریخ	عالم علی	" کلکتہ	۱۸۵۳ء
۷۔ اسباب بغاوت ہند	سر سید احمد خاں	" آگرہ	۱۸۵۹ء
۸۔ یونان کے قدیم زمانے کی تاریخ	سینٹیفک سوسائٹی "	" علی گڑھ	۱۸۶۵ء
۹۔ تزک جہانگیری	سید احمد علی "	" کان پور	۱۸۷۱ء
۱۰۔ نگارستانِ الفت	صفدر علی خاں	" رام پور	۱۸۷۸ء
۱۱۔ بزم سخن	علی حسن خاں	" آگرہ	۱۸۸۰ء
۱۲۔ تذکرہ آثار الشعراء	ممتاز علی	" بھوپال	۱۸۸۶ء
۱۳۔ منشور سخن	میر اعظم علی ربط	" آگرہ	۱۸۸۸ء
۱۴۔ صدق البیان	شاہجہاں بیگم	" "	۱۸۹۳ء
۱۵۔ حیاتِ جاوید	الطاف حسین حالی	" کانپور	۱۹۰۱ء
۱۶۔ اسبابِ بغاوتِ ہند	سر سید احمد خاں	" "	"
۱۷۔ "	"	" آگرہ	۱۹۰۳ء

کتب مشتمل بر صنائع مختلفہ

لائبریری میں مختلف صنائع پر مشتمل کتابوں کا بھی اچھا خاصہ ذخیرہ ہے۔ چند صنائع کا بطور نمونہ ذکر کیا جاتا ہے۔

صنعت غیر منقوطہ | عربی و فارسی کی مندرجہ ذیل چھ کتابیں پیش خدمت ہیں۔ ہر کتاب کے سامنے تعداد صفحات بھی دے دی گئی ہے جس سے اندازہ ہو سکے گا کہ صنعت گروں نے اپنی صنعت میں کتنی عرق ریزی کی ہے۔

					صفحات
۱۔ موارد الکلم	(عربی)	فیضی، ابو الفیض متوفی ۱۰۰۴ھ	مطبوعہ	کلکتہ ۱۸۲۵ء	۱۴۸
۲۔ سواطع الالہام (تفسیر قرآن)	"	" "	"	لکھنؤ ۱۸۷۳ء	۴۸۰
۳۔ اُسس الاصول	"	محمد الکرمانی	"	ایران ۱۹۰۱ء	۲۵۸
۴۔ دیوان جامی	(فارسی)	مادح، عبدالرحمن جامی المتوفی ۸۹۱ھ	"	لکھنؤ ۱۸۸۴ء	۸۶
۵۔ انشائے بے نقط	"	نادان، کامتا پرشاد	"	" "	۱۲
۶۔ سحر حلال	ـــــ	حاذق، غلام حضرت خاں رامپوری	"	رامپور ۱۹۰۵ء	۴۲

صناعۃ التربیع

۷۔ السّور المخمس الشریفۃ (عربی) ـــــــــ " لکھنؤ ۱۸۲۰ء ۵۵

یہ مجموعہ، غازی الدین حیدر شاہ اودھ کی ہدایت پر ۱۲۳۶ھ/۱۸۲۰ء میں مطبع سلطانی میں چھاپا گیا۔ یہ پانچ سورتوں (یٰس، الفتح، الواقعۃ، الملک، النباء) پر مشتمل ہے۔ اس میں چار جدولیں ہیں۔ تقریباً ہر درمیانی جدول کی ابتداء و انتہاء ایسے حروف پر ہے جو مکرر لکھے جاتے ہیں مثلاً و، ل، م اور یہ حروف جداول کا حصہ بن جاتے ہیں۔

صنعت فنیہ

صفحات

۸۔ عنوان الشرف (عربی) شرف الدین اسماعیل الیمنی المتوفی ۸۳۷ھ مطبوعہ لکھنؤ ۱۲۶۷ھ/۱۸۵۰ء ۱۱۶

مصنف نے عجیب فنی صنعت میں یہ کتاب مرتب کی ہے۔ مسلسل پڑھی جائے تو علم فقہ کا رسالہ ہے۔ پہلی جدول میں فن عروض، دوسری میں تاریخ، تیسری میں نحو اور چوتھی جدول میں فن قافیہ۔ اس طرح یہ کتاب پانچ فنون کے رسائل پر مشتمل ہے۔

				صفحات
۹۔ پنج گنج خسروی (فارسی)	دلیر چہرامروی	مطبوعہ لکھنؤ	۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۳ء	۲۸

اس رسالہ میں مصنف نے بڑی صنعت رکھی ہے۔ مسلسل بلا لحاظ جداول پڑھا جائے تو نثر میں قصۂ عشق و محبت ہے جس میں طائر ہنس کی مدد سے کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ پہلی جدول سے لے کر چوتھی جدول تک مختلف بحور و قوافی میں متفاوت عاشقانہ مثنویاں ہیں۔ مندرجہ بالا عربی کتاب میں بھی یہی صنعت ہے مگر اُس میں نثر ہی میں طبع آزمائی کی گئی ہے۔ اس رسالۂ فارسی میں نثر و نظم دونوں کو سمودیا گیا ہے جو بہت مشکل کام ہے۔

غیر مسلم مصنفین کی فارسی تصانیف

برادرانِ وطن خصوصاً ہندو شعراء و ادباء نے اردو ادب میں جو چار چاند لگائے وہ اہلِ علم و ادب سے پوشیدہ نہیں۔ اس دورِ قحط الرجال میں بھی ہمارے ملک میں ہزاروں ایسے ہندو ادیب نظر آتے ہیں جو برابر اُردو ادب کی بقا و ترقی میں سرگرم کار ہیں۔

فارسی زبان و ادب کی ان برادرانِ وطن نے بیسویں صدی کے اوائل تک جو غیر فانی خدمات انجام دی ہیں۔ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل فہرست سے ہو سکے گا۔ یہ وہ تصانیف ہیں جو مولانا آزاد لائبریری کے فارسی سیکشن میں موجود ہیں۔ یہ فہرست احصائی نہیں بلکہ مُشتے نمونہ از خروارے ہے۔

نثر

۱۔ مخزن العلوم	برجموہن	مطبوعہ ۱۸۷۳ء

۲۔ پربودہ چندرا ودی ناٹک	بنوالی جی دتی	مطبوعہ ۱۸۷۷ء
۳۔ عجیب القصص معروف بہ شبستانِ عشرت	بخت سنگھ	" ۱۸۷۹ء
۴۔ سوانح عمری	چرنجی لال	" ۱۸۵۹ء
۵۔ کشائش نامہ	راجکرن	" ۱۸۷۰ء
۶۔ شش جہت	روپ نرائن	" ۱۸۵۴ء
۷۔ گلشنِ رنگین	سندر لال	" ۱۸۵۲ء
۸۔ تحفۃ العجائب	کنج بہاری لال	" ۱۸۵۱ء
۹۔ منشآت	راجہ امرت لال	" ۱۸۹۱ء
۱۰۔ انشائے راحت جان	جے سکھ رائے	" ۱۸۷۹ء
۱۱۔ صفات کائنات	وارستہ، حضرت کوٹی مل	" ۱۸۷۸ء
۱۲۔ مطلع السعدین	" "	" ۱۸۷۹ء
۱۳۔ نگار دانش	نول کشور	" ۱۸۸۴ء
۱۴۔ منشآت خاندان جواہر مل خطاط	اننت چند داؤ ونگری	" ۱۸۷۸ء
۱۵۔ انشائے تمیز	تمیز، کالے رائے	" ۱۸۷۶ء
۱۶۔ انشائے دولت رام	دولت رائے	" ۱۸۷۵ء
۱۷۔ ارمغانِ بے بہا	دین دیال	" ۱۸۷۲ء
۱۸۔ چہار چمن موسوم بانشائے بہاریہ	رگھبر دیال	"
۱۹۔ خلاصۃ الآداب	فتح چند	" ۱۸۶۵ء
۲۰۔ انشائے بے نقاط	نادان، کامتا پرشاد	" ۱۸۷۲ء
۲۱۔ انشائے مفید	لچھمی رام	"
۲۲۔ رقعات	لچھمی نرائن	" ۱۸۷۵ء

۲۳۔ انشائے مادھورام	مادھورام	مطبوعہ	۱۸۴۷ء
۲۴۔ انشائے ہرسہائے	ہرسہائے	"	۱۸۸۲ء
۲۵۔ خیالات نادر	ہرنرائن	"	"
۲۶۔ انشائے لطیف	ہیرلال عرف ہری کرشن	"	۱۸۷۹ء
۲۷۔ چمنستان	مخلص، انندرام	"	
۲۸۔ حدائق النجوم	زخمی، رتن سنگھ	"	۱۸۴۰ء
۲۹۔ آصف جاہی یعنی نصاب فارسی	آنند ناتھ	"	۱۹۴۱ء
۳۰۔ کلیات	گویا، بھائی نندلال	"	۱۹۶۳ء
۳۱۔ گوہر دانش	ہرمزجی (پارسی)	"	۱۹۰۱ء
۳۲۔ خیالات شیدا	شیدا، امرناتھ	"	۱۸۸۰ء
۳۳۔ دوست داران وطن	اجے سنگھ لاہوری	"	۱۳۳۰ش
۳۴۔ نزہتہ الناظرین	اشکی الہٰی، کندن لال	"	۱۸۳۹ء
۳۵۔ بوستان اودھ	درگا پرشاد	"	۱۸۹۲ء
۳۶۔ گلستان ہند	"	"	۱۸۹۷ء
۳۷۔ خلاصۃ التواریخ	سجان رائے بھنڈاری	"	۱۹۱۸ء
۳۸۔ تاریخ ظفرہ	گردھاری لال	"	
۳۹۔ تاریخ یادگار	مکھن لال	"	
۴۰۔ رسالہ دربار آصفیہ	منشارام	"	۱۸۹۰ء
۴۱۔ وقائع عالم شاہی	فراقی، پریم کشور	"	۱۹۴۹ء
۴۲۔ مرآۃ دولت عباسیہ	دولت رائے	"	۱۸۵۰ء
۴۳۔ بساط الغنائم	شفیق، لچھمی نرائن	"	۱۳۱۴ف

۴۴ - مجموعۂ مکاتیب	گنگا دھر مجوعہ دار	مطبوعہ	
۴۵ - رامائن امر پرکاش	امر سنگھ	"	۱۸۷۷ء
۴۶ - متاکشرا	وگیانیشور	"	۱۸۷۹ء
۴۷ - تحفۃ الاسلام	اندرمن	"	
۴۸ - گاتھا	پورداؤد (پارسی) مترجم	"	
۴۹ - اوستا	"	" " "	"
۵۰ - راہنمائے سنسکرت	ایندوشیکھر	"	۱۳۳۰ش
۵۱ - پرشین سانسکرت گرامر	کہنن راجہ	"	۱۹۵۳ء
۵۲ - بہار ابطال ضرورت	بہار، ٹیکچند	"	۱۸۵۱ء
۵۳ - بہار عجم	"	"	۱۸۹۴ء
۵۴ - دریائے عقل	گنگا پرشاد	"	۱۸۷۷ء
۵۵ - جواہر الحروف	بہار، ٹیکچند	"	۱۸۵۰ء
۵۶ - مفتاح اللغات	رام نرائن	"	۱۸۶۹ء
۵۷ - مصباح العلم	لعل بہادر	"	۱۸۷۹ء
۵۸ - جواہر منظومہ	دولت رائے	"	۱۸۷۸ء
۵۹ - مرآۃ الصرف	"	"	"
۶۰ - مخزن اخلاق	درگا پرشاد	"	۱۸۹۹ء
۶۱ - می باید پسندید	رائے چند	"	۱۸۹۷ء
۶۲ - نازک خیالات یعنی ترجمۂ آتم بلاس شنکر اچارج	منسا رام خوشابی	"	۱۹۰۲ء
۶۳ - منتخب المصادر	سنت پرشاد	"	۱۸۶۸ء
۶۴ - منتخب تنقیح الاخبار	کندن لال - راجہ بہادر	"	۱۸۵۰ء
۶۵ - شرح گل کشتی	زخمی، رتن سنگھ	"	۱۸۴۲ء

(نظم)

۱- بہارستان	بہار، ٹیکچند	مطبوعہ	۱۸۸۳ء
۲- دیوان الفتی	الفتی، پیارے لال	"	۱۸۷۰ء
۳- دیوانِ انور	انور، کالکا پرشاد	"	۱۸۹۵ء
۴- دیوانِ آتش	آتش، لال چند	"	۱۸۵۲ء
۵- خیال بے خودی	بیخود، سیتل سنگھ	"	۱۸۷۱ء
۶- دیوان تفتہ	تفتہ، ہرگوپال	"	۱۸۵۷ء
۷- مطلع خورشید	جوہر، جواہر سنگھ	"	۱۸۶۰ء
۸- دیوان ضمیر	ضمیر، نرائن داس	"	۱۸۹۰ء
۹- دیوانِ مائل	مائل، چنی لال	"	۱۸۸۹ء
۱۰- دیوانِ موزون	موزوں، راجہ رام نرائن	"	۱۸۷۱ء
۱۱- دیوانِ وقار	وقار، جوالا پرشاد	"	۱۸۵۱ء
۱۲- قصائدِ پُر فوائد	بہجت، نتھن لال	"	۱۸۷۴ء
۱۳- برتر ہری ست مول	گھنشیام سنگھ	"	
۱۴- دیوان زخمی	زخمی، رتن سنگھ	"	۱۸۳۷ء
۱۵- دیوان گویا	گویا، بھائی نند لال	"	
۱۶- رامائن	امانت رائے	"	۱۸۷۱ء
۱۷- سری بھاگوت	"	"	۱۸۵۵ء
۱۸- مناجات ہفت پیکر	اوماں پرشاد	"	۱۸۹۵ء
۱۹- ریاض بہار آگیں (سوداماں چرتر)	بخشی رام	"	۱۸۸۳ء

۲۰۔ سنبلستان	تفتہ، ہرگوپال	مطبوعہ ۱۸۶۰ء
۲۱۔ مظہر الحسن	شاد، سری کرشن	"
۲۲۔ رامائن رام چرتر	گوپی ناتھ	"
۲۳۔ دستورِ محبت	لچھمی نرائن	" ۱۸۴۳ء
۲۴۔ گوہرِ عرفان فروغ	فروغ، بدری کرشن	" ۱۹۲۱ء
۲۵۔ دیوان نانک شاہ	نانک شاہ	" ۱۹۳۵ء
۲۶۔ اختراعِ جدید	وقار، رائے کشن کمار	" ۱۸۷۷ء
۲۷۔ رامائن	ہر بلبھ، سیٹھ	" ۱۹۰۲ء
۲۸۔ ظفر نامہ رنجیت سنگھ	ہندی، کنھیا لال	" ۱۸۷۶ء
۲۹۔ یادگارِ ہندی	"	" ۱۸۷۳ء
۳۰۔ تضمین گلستانِ سعدی	تفتہ، ہرگوپال	" ۱۸۵۷ء
۳۱۔ ترجیع بند	خود رفتہ، بہاری لال	" ۱۸۸۱ء
۳۲۔ نوحۂ وفات و مسدس شہر آشوب	فروغ، بدری کرشن	" ۱۸۹۸ء
۳۳۔ بندگی نامہ	ہندی، کنھیا لال	" ۱۸۷۸ء
۳۴۔ گلدستۂ نشاط	منو لال۔ مرتب	" ۱۸۳۶ء
۳۵۔ حدیقۂ عشرت	درگا پرشاد	" ۱۸۹۸ء
۳۶۔ سفینۂ ہندی	ہندی، کنھیا لال	" ۱۹۵۸ء
۳۷۔ سفینۂ خوشگو	خوشگو، بندرابن داس	" ۱۹۵۹ء
۳۸۔ ایمان شاد	شاد، سرکشن پرشاد	"
۳۹۔ مثنوی آئینۂ وجود	"	" ۱۹۱۹ء

مشرقی شعبۂ مطبوعات میں اکثر کتابوں کے مختلف و متعدد ایڈیشن لائبریری میں موجود

ہیں جس سے ریسیرچ اسکالروں کو اپنی تحقیقات میں بڑی مدد ملتی ہے اور شعبۂ مخطوطات میں کسی مخطوطہ پر کام کرنے والے دانشوروں کو بھی شعبۂ مطبوعات سے استفادہ ناگزیر رہتا ہے۔ اس طرح یہ دونوں شعبے لازم وملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔

شعبۂ مخطوطات

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ اس لائبریری کی ابتدار بانی درسگاہ سرسید احمد خاں اور ان کے خلف الرشید جسٹس سید محمود کی کتابوں سے ہوئی اور جب مختلف اربابِ دانش اور اہلِ علم کے عطیات کا اضافہ ہوا تو مشرقی ومغربی شعبوں کی تقسیم ناگزیر ہوئی پھر جب قلمی نسخوں کی بہتات ہوئی تو مشرقی شعبے کو مطبوعات ومخطوطات دو حصوں میں بانٹ دیا گیا۔ اب مطبوعات کا حصہ اورنٹیل ڈویژن اور مخطوطات حصہ مینوسکرپٹس ڈویژن کہلاتا ہے۔ دونوں کا اسٹاف اور محل وقوع علیحدہ ہے۔ باہمی ربط قائم رکھنے کے لئے آخرالذکر ڈویژن کا اسسٹنٹ لائبریرین ہی اول الذکر ڈویژن کا انچارج بھی ہے۔ دونوں شعبوں میں تقریباً ایک لاکھ دس ہزار مطبوعات ومخطوطات ہیں۔

شعبۂ مخطوطات اس وقت گیارہ کلکشنوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ یونیورسٹی کلکشن	۷۔ احسن کلکشن
۲۔ سبحان اللہ "	۸۔ آفتاب "
۳۔ عبدالسلام "	۹۔ جواہر میوزیم "
۴۔ شیفتہ "	۱۰۔ فرنگی محل "
۵۔ منیر عالم "	۱۱۔ حبیب گنج "
۶۔ سرسلیمان "	

ان سبھی کلکشنوں پر نظر ڈالنے والا بے اختیار کہہ اٹھتا ہے ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم　　کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

اگر ان کے نوادر و خصائص کو قلمبند کیا جائے تو مستقل ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔ حتی الوسع ایجاز و اختصار سے کام لیتے ہوئے قابلِ ذکر گوشوں پر کچھ روشنی ڈالی جائے گی۔

قرآن مجید

لائبریری میں مطبوعات و مخطوطات قرآن پاک کا بیش بہا ذخیرہ ہے۔ مخطوطہ قرآنوں کی تعداد ۱۹۰۷ ہے، تقریباً ہر نسخہ خصوصیات کا حامل ہے۔ چند نسخوں کا قدرے تفصیل سے ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ قرآن شریف مترجم فارسی۔ تقطیع کلاں، طول ۲۴ انچ، عرض ۱۴ ½ انچ۔ کاغذ کشمیری، بخط کشمیری۔ بین السطور ترجمہ فارسی، شنگرفی، برحاشیہ تفسیر حسینی، دو دو صفحات اول و آخر و ابتدا، ہر منزل مطلا، لاجوردی رنگ آمیزی، جداول مطلا و لاجوردی مع شنگرفی، اسماء سُور و حوضہ مطلا، خط گوشہ لاجورد۔ در آخر تفسیر نوشتہ سید محمد مختار ۲۵ رجمادی الآخر ۱۲۸۲ھ

۲۔ قرآن مجید۔ بخط اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ہند۔ خوشخط بخط نسخ۔ ورق آخر کی لپشت پر ۱۰۹۳ھ مرقوم ہے لیکن خود عالمگیر کی مندرجہ ذیل عبارت تاریخ کتابت کی نفی کرتی ہے:۔

"من یک دو مصحف کہ نوشتہ ام نام ننوشتہ ام، تاریخ ہم نوشتن درکار نیست، اگر برائے او سبحانہٗ نوشتہ اند علم و حسبی و کفی" (کلمات طیبات عالمگیر (۴) ۳۲۲ / ۹۲ عبدالسلام)

۳۔ قرآن مجید۔ تقطیع کلاں مطلا مجدول۔ مترجم فارسی بہت ہی باریک کام بنایا گیا ہے جو بہت ہی دیدہ زیب ہے۔ کاتب مولانا عبدالرحمن احمد آبادی کے شاگرد ہیں جو اکبر شاہ کے معاصر تھے۔

۴ - قرآن مجید - با صنعتِ تقابل حروف - مترجم فارسی، ترجمہ سرخ روشنائی سے تحریر کیا گیا ہے - خاص صنعت کتابت یہ ہے کہ ہر صفحہ میں طاق سطریں ہیں اور درمیانی سطر کو اس کی بالائی و تحتی سطروں کی حد فاصل قرار دے کر ان کو جفت کر دیا ہے اور ان تمام سطروں کے اول حروف میں اس طرح کی یکسانیت رکھی ہے کہ جو حرف اول سطر کے شروع میں ہے وہی حرف صفحہ کی آخری سطر کی ابتدا میں ہے اور جو دوسری سطر میں اول حرف ہے وہی آخر کی دوسری سطر میں ہے - اس طرح تمام سطروں میں اس صنعت کا التزام ہے -

۵ - قرآن شریف - بخط ثلث - یہ نسخہ ۱۰۸۹ھ میں ہرات سے اورنگ زیب کے لئے ہدیہ بھیجا گیا -

۶ - قرآن مجید - سی ورقی - ابتدائی دو سورتوں کے عنوان مطلا و منقش، جدول طلائی علامات آیات مطلا - یہ نسخہ بھی اورنگ زیب عالمگیر کو ہدیہ کیا گیا، آخر میں ان کی مہر ثبت ہے - اس کی خصوصیت یہ ہے کہ ہر پارہ ایک ورق پر ہے اور پاروں کے اختلاف حجم کے باوجود خط کی یکسانیت میں فرق نہیں آیا ہے - سورۂ فاتحہ و ابتدائی صفحہ سورۂ بقرہ برنگ سفید

۷ - قرآن شریف - مکتوبہ عبدالباقی حداد ۱۰۲۰ھ، مطلا و منقش، نہایت خوشخط بخط نسخ

۸ - " " مرصع و مذہب - بخط نسخ نہایت اعلیٰ، ہر سورہ کا عنوان مطلا -

۹ - " " صرف سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ، بخط کوفی خوشخط، مکتوبہ بر چرم آہو - قدیم و نادر -

۱۰ - حمائل شریف - جداول و علامات آیات مطلا، بین السطور کی لکیریں زریں، حاشیہ پر مابین سیاہ خطوط نقوش زریں - ہر سورہ کا عنوان مطلا، نام سورہ برنگ سفید، خوشخط بخط ایران - عنوان اور ساتوں منزلوں پر نہایت عمدہ صنعت کی گئی ہے - بخط نسخ نہایت اعلیٰ نسخہ، خصوصی صفحات پر ناخن سے ابھارے ہوئے پھولوں کی رنگ آمیزی -

۱۱ - قرآن شریف - مطلا و مرصع و منقش، بین السطور ترجمہ فارسی برنگ سرخ، بر حاشیہ تفسیر بخط نستعلیق شکستہ آمیز - ابتدائی ورق اور آخری دو اوراق نہایت دیدہ زیب،

خصوصی صفحات کی جداول مرصع و منقش۔ ابتدا میں چند اوراق پر ہر سورہ کے فوائد و خواص و تعداد حروف وغیرہ۔ آخر میں تین صفحات پر فالنامہ حروف، منظوم بزبانِ فارسی، بروق سادہ مہر مکتب خورد "محمد عبدالرحیم ۱۳۰۹ھ"

۱۲۔ قرآن شریف۔ مکتوبہ ۱۲۸۳ھ۔ برحوالی متون و برحواشی، تفسیر عربی۔ بروق اول یک مہر مربع و دو مہر مدوّر و مہر۔ غیر صاف۔

۱۳۔ پنجسورہ۔ لوح و جداول و خطوط بین السطور مطلا، حواشی منقش و مطلا، نہایت خوشخط بخط نسخ۔ مکتوبہ محمد طاہر بن شیخ عبداللہ احمد آبادی ۱۰۸۰ھ۔ بروق آخر یک مہر مدوّر "قابل خاں خانہ زاد عالمگیر بادشاہ" و دو مہر بیضوی" "نیکنام صفاتی خاں" و "محی الدین علی خاں" شاہی کتاب خانہ میں داخل رہا ہے۔

۱۴۔ قرآن شریف۔ نہایت خوشخط بخط نسخ۔ جداول و علامات آیات و خطوط سطور مطلا، عنوان ہائے سور برنگ سفید، مکتوبہ ۱۱۱۰ھ

۱۵۔ طومار بخط غبار۔ یہ ۱۸ فٹ ۳ انچ طویل اور ۳ انچ عریض کاغذی پگڑی ہے جس کے نیچے کپڑا لگا کر محفوظ کر دیا گیا ہے۔ تعوّذ و تسمیہ، نصر من اللہ و فتح قریب اور کلمات درود کے ہر حرف و نقطہ و جملہ میں پورا قرآن پاک بخط غبار لکھا گیا ہے۔

۱۶۔ قرآن شریف بخطِ غبار بشکل کتبہ۔ یہ کتبہ پارچہ مومی پر قرآن پاک کی سات منزلوں میں سے چار منزلوں پر بخط غبار مشتمل ہے۔ سر کتبہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا طغرا ہے۔ مندرجہ ذیل عبارت:۔

"حضرت قطب شیخ فرید صاحب گنج شکر قدس اللہ سرہٗ"

میں ابتدائی چار منزلیں لکھی ہوئی ہیں۔ اس کتبہ کا طول ۴ فٹ ایک انچ اور عرض دو فٹ پانچ انچ ہے۔ نیچے یہ عبارت درج ہے:۔

"از سید شوکت حسن خفی رقم امروہوی ۱۳۳۶ھ"

۱۷۔ قرآن پاک۔ بشکل صدری۔ یعنی القمیص بجوشن المصحف لحرز الملوک والابطال فی الحروب والمعارک۔ یہ صدری خفی خطِ نسخ میں پورے قرآن پر مشتمل ہے۔ اس کا گلا اور دامن بڑے خوشنما طرز پر بنایا گیا ہے نیلے اور سرخ رنگ نے خوشنمائی میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ پوری صدری مرصع ہے۔ یہ بڑی نادر اور نایاب چیز ہے۔ طول دو فٹ ۲ انچ، عرض ایک فٹ ۹ $\frac{1}{2}$ انچ، آستین طول و عرض دس انچ۔

سر راس مسعود (نبیرۂ بانیٔ درسگاہ سر سید احمد خاں) نے مسلم یونیورسٹی کی وائس چانسلری کے زمانے میں دورۂ یورپ کے موقعہ پر اپنے دوست لارڈ لوتھین کے ذریعہ ۱۹۳۳ء میں یہ تحفہ حاصل کیا۔ (ریکارڈ رجسٹرار آفس)

قرآن شریف کا تحفہ

یوپی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ لارڈ لوتھین کے ایک دوست نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو ایک قبا نذر کیا۔ جس پر تمام قرآن شریف لکھا ہوا ہے۔ یہ غلاف ۱۸۵۷ء کے زمانے میں کوئی افسر انگلستان لے گیا تھا اب پھر مسلمانوں کو واپس دے دیا گیا۔

(ہفت روزہ ایمان۔ سیرت کمیٹی پٹی لاہور۔ ۳۱ مارچ ۱۹۳۳ء)

(بحوالہ ہفتہ وار المنبر لائل پور۔ پاکستان۔ جلد ۱۳ شمارہ ۲۰ و ۲۱ مورخہ ۳ و ۱۰ جنوری ۱۹۶۹ء)

ادعیہ | ۱۔ دلائل الخیرات۔ مؤلفہ محمد بن سلیمان الجزولی المتوفی ۸۷۰ھ۔ نہایت خوشخط نسخہ بخط نسخ

۲۔ جوشن صغیر و کبیر۔ بخط نسخ نہایت اعلیٰ نسخہ۔ مکتوبہ قاسم الداعوی ۹۸۳ھ؛ دل چار اوراق تمام مرصع، بین السطور و حواشی مزین بہ گلکاری بطلا تمام عنوان، مرقومہ برنگ سفید۔

۳۔ ادعیہ۔ بخط نسخ مکتوبہ باقی محمد ۱۲۶۲ھ۔

قدیم نسخے

عربی | ۱۔ قرآن شریف (سورۂ فاتحہ و سورۂ بقرہ) برچرم آہو، معریٰ از نقاط و اعراب۔

بخط کوفی مطلا و منقش و خوشخط۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی صدی ہجری کا مکتوبہ ہے۔

۲۔ عیون الاجوبہ فی فنون الاسئلہ۔ تصنیف ابوالقاسم عبدالکریم القشیری المتوفی ۴۶۵ھ/۱۰۷۲ء بخط المصنف پانچویں صدی ہجری کی تصنیف و ترقیم۔

۳۔ نہج البلاغہ۔ مرتبہ الشریف الرضی المتوفی ۴۰۶ھ/۱۰۱۶ء۔ دو جلد، مکتوبہ ۵۳۹ھ/۱۱۴۴ء۔ کاتب علی بن ابی القاسم بن علی چھٹی صدی ہجری کے ربع ثانی میں اس کی کتابت کا اختتام اسی سال ہوا ہے جس سال کاتب نے حج کیا ہے۔ اس طرح اس کی زندگی کی دو عظیم یادگاریں اس سال سے وابستہ ہیں

یہ نسخہ مختلف کتاب خانوں کی زینت رہا ہے۔ دونوں جلدوں کے اول و آخر اوراق پر گیارہ تحریریں ہیں۔ تین پر ۱۰۲۴ھ، ۱۱۸۴ھ، ۱۲۵۲ھ تاریخ پڑی ہے سات تحریروں کے ساتھ دستخط بھی ہیں۔ ۱۶ مہریں ہیں، ۵ محکوک ہیں ۴ مربع مہریں "سید ابو جعفر باسعلی" کی ہیں، ایک مربع مہر "سید محمد عباس الموسوی ۱۲۵۲ھ" کی ہے اور چھ مکعب و مدور مہریں "الواثق بالملک التعالی عبدہ مبارک بن عبداللہ العالی الاوالی" کی ہیں۔ اس کا مقابلہ الادیب افضل الدین الحسن کے ذاتی نسخہ سے ہوا ہے۔

۴۔ صحاح الجوہری۔ تالیف ابو نصر اسماعیل بن حماد الجوہری المتوفی ۳۹۶ھ۔ بخط نسخ، مکتوبہ ۶۴۳ھ روشنائی شیر خرما۔ یہ نسخہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ جلد اول کے سرورق پر کچھ تحریریں اور مہریں ہیں۔ اکثر تحریریں مٹا دی گئی ہیں، باقی ماندہ تحریروں میں اہم تحریر محمود بن احمد بن مسعود القونوی المتوفی ۷۷۱ھ کی ہے۔ عبارت یہ ہے :-

"من کتب العبد الفقیر الی اللہ الغنی محمود بن احمد بن مسعود القونوی الحنفی متع اللہ بہ"

صمصام الملک کی مہر بھی ہے۔ سید نورالحسن نادر کی بھی تحریر اور مہر ہے "نور چشم اصفیا نادر حسن" ایک مہر "قادر باللہ ۱۲۰۲ھ" بھی ہے۔ دوسری جلد کے آخر میں یہ عبارت ہے "بلغ مقابلۃ بخط ابن الجوالیقی"

۵۔ شرح سبعہ معلقہ۔ تالیف ابوعبداللہ الحسین بن احمد الزوزنی المتوفی ۴۸۶ھ۔ کاتب ابوالعلا بن ابی الفوارس الفطروی۔ مکتوبہ ۶۳۹ھ۔ بخط بہاری۔ ورق اول پر مہر بیضوی "محمد یوسف" ابتدائی ۲ ورق محمد اوسف الحسینی بن میر عبدالجلیل بلگرامی کے لکھے ہوتے ہیں مورخہ ۱۱۴۵ھ۔

۶۔ اختیار دواوین المتنبی والبحتری وابی تمام۔ تالیف عبدالقاہر الجرجانی المتوفی ۴۷۱ھ۔ کاتب ابوالعلا بن ابی الفوارس الفطروی۔ مکتوبہ ۶۳۹ھ۔ بخط بہاری۔

۷۔ صُراح۔ تالیف ابوالفضل محمد بن عمر المعروف بجمال القرشی۔ بخط نسخ مکتوبہ ۸۰۰ھ سالِ تصنیف ۶۸۱ھ۔ مختلف کتاب خانوں میں داخل رہی ہے۔ سرورق کی عبارتیں اس پر شاہد ہیں۔ اول و آخر ورق پر ۲۷ مختلف مہریں ہیں جن میں سے اکثر محکوک و مندرس ہیں۔ تین بیضوی مہریں "یحیی خاں ۱۱۷۸ھ" کی ہیں اور ایک مہر مدور "بیر محمد بندہ شاہ عالم" کی ہے۔

فارسی ۱۔ مثنوی معنوی۔ از جلال الدین رومی متوفی ۶۷۲ھ۔ بخط نسخ خوب، مکتوبہ ۶۸۱ھ مولانا آزاد لائبریری میں فارسی کا قدیم ترین مخطوطہ ہے۔ وفاتِ مصنف سے ۹ سال قبل کا مکتوبہ چھ مہریں ثبت ہیں۔ ۵ محکوک و غیر مقرو ایک مہر مدور کلاں "بسم اللہ و بحمداللہ الداعی شیخ عبدالقادر القادری الرفاعی" دفتر اول و ششم کے آخر میں چار مہریں "محمد اورنگ زیب بادشاہ" کی ہیں یہ نسخہ ان کے کتاب خانے میں داخل رہا ہے۔ اس کے حواشی ۸۵۵ھ میں لکھے گئے ہیں۔

۲۔ قصائد شمس طبسی متوفی ۶۲۴ھ۔ خطِ نستعلیق شکست آمیز، مکتوبہ ۶۷۱ھ۔

۳۔ ترجمہ عوارف المعارف۔ از قاسم محمود خطیب قصبہ چہر (مرید شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی متوفی ۶۶۶ھ) بخط بہاری بقلم دلشاد بن اقبال۔ مکتوبہ ۷۵۵ھ۔

۴۔ غزلیات سعدی شیرازی متوفی ۶۹۱ھ مشتمل بر خواتیم و بدائع و طیبات۔ مکتوبہ ۷۵۵ھ کاتب احمد بن ابی سعید۔ جداول و عنوانات مطلا، خط پختہ۔

۵۔ چہل ناموس۔ از ضیاء الدین نخشبی متوفی ۷۵۱ھ۔ مکتوبہ محمد اسلم ۹۱۱ھ خطِ نستعلیق پختہ سالِ تصنیف ۷۳۰ھ

۶۔ کلیات " " ۔ کاتب جمال اسکانی سال " ۱۱۲۴ھ بخط نستعلیق

۷۔ مثنوی معنوی۔ بخط نستعلیق ۔مکتوبہ ۸۶۲ھ
۸۔ خمسہ نظامی متوفی ۶۰۲ھ " " ۸۷۳ھ ۔مصور۔
۹۔ مثنوی معنوی۔ " " ۸۸۰ھ
۱۰۔ مثنوی نہ سپہر۔ از خسرو دہلوی متوفی ۷۲۵ھ ۔مکتوبہ ۸۸۰ھ خط نستعلیق جدول طلائی
۱۱۔کلیات عماد فقیہ متوفی ۷۷۳ھ ۔ مکتوبہ قبل از ۸۸۰ھ " "
۱۲۔انتخاب از اختیارات بدیعی ۔ازحاجی زین الدین عطار۔خط نستعلیق مکتوبہ حسن علی مشہور بہ صبوری ۸۸۸ھ ۔
۱۳۔رسالہ اسامی الادویہ ۔ . . . . خط نستعلیق " " " بہ صبوری ۸۸۹ھ۔
۱۴۔ معارف العوارف ترجمہ عوارف المعارف۔ازعبدالرحمٰن بن علی بزغش بخط نسخ مکتوبہ ۸۹۰ھ۔
۱۵۔رسالہ قوشجی۔ . . . . " " ۸۹۰ھ۔

اردو بھاشا ۱۔نوطرز مرصع ۔ازمرصع رقم، میرعطا حسین خاں تحسین ۔ مکتوبہ ۱۱۱۸ھ
۲۔ہشت گلشت ترجمہ ہشت بہشت خسرو۔ازغلام احمد دہلوی " ۱۱۲۷ھ
۳۔پدماوت ۔ از ملک محمد جائسی " ۱۱۳۶ھ
۴۔ترجمہ بھگوت گیتا ۔ از راجہ بیربر ندیم اکبر بادشاہ " "
۵۔رس گاہک چندرکا شرح رشک پریا کیشوداس مکتوبہ سید غلام نبی رسلین بلگرامی ۱۱۵۹ھ
۶۔ امر چندرکا " " "
۷۔ دہ مجلس دکنی منظوم ۔ از ولی دکنی مکتوبہ ۱۱۹۰ھ
۸۔ دیوان سودا " ۱۱۹۶ھ
۹۔ دیوان ولی دکنی " ۱۱۹۸ھ
۱۰۔ فقہ ہندی منظوم ۔ از عبدی ۔ سال تصنیف ۱۰۶۷ھ

۱۱۔ رسالہ دیدا بقدا   از فیاض الحق ۔ سال تصنیف ۱۲۷۶ھ

کتب عربیہ ساتویں صدی ہجری، کتب فارسیہ آٹھویں اور نویں صدی ہجری اور کتب اردو دیکھا شا گیارھویں اور بارھویں صدی ہجری تک کی پیش کی گئی ہیں ۔اس سے اندازہ ہو سکے گا کہ ملکوں زبانوں کا قدامت کتابت کے لحاظ سے کیسا نایاب ذخیرہ شعبۂ مخطوطات میں موجود ہے ۔

نادر نسخے | ۱۔ حالنامہ بایزید انصاری (فارسی) مرتبۂ علی محمد بن ابی بکر قندھاری مرید و خادم خاندان بایزید انصاری ۔ بایزید عہد اکبری کے مشہور بزرگ تھے جنھیں لوگ پیر روشن ضمیر کہتے تھے اور جنھوں نے پہاڑوں میں ایک دینوی حکومت قائم کر رکھی تھی اور جن سے شاہانِ دہلی پریشان اور حکومت کا امن پراگندہ تھا ۔ یہ کتاب روشنیہ تحریک کی بہترین تاریخ ہے ۔ اس نسخے کے علاوہ دنیا میں کسی اور نسخے کے وجود کا علم نہیں ۔ مکتوبہ بخط نسخ ۔

۲۔ نفائس المآثر (فارسی) از مرزا علاء الدولہ نامی قزوینی ۔ سال تالیف ۹۷۳ — ۹ھ
اس کتاب کا دوسرا نام تذکرۂ علاء الدولہ بھی ہے ۔ ابتدا میں دسویں صدی ہجری کے فارسی شعرا کا تذکرہ ہے پھر تیموریوں کی تاریخ بابر سے اکبر تک کی لکھی گئی ہے اس تذکرہ کے کسی اور نسخہ کا علم نہیں ۔ برٹش میوزیم کے دو مجموعوں میں اس کے کچھ اقتباسات ملتے ہیں ۔ یہ نسخہ بخط نسخ مکتوبہ ۹۸۶ھ ہے ۔ یہ نسخہ مولانا غلام علی آزاد بلگرامی کے پاس رہ چکا ہے ۔ جابجا ان کی تصحیحات اور حواشی درج ہیں ۔ سرورق پر ان کی تحریر، دستخط اور مہر بھی موجود ہے ۔

۳۔ مونس الاحرار فی دقائق الاشعار (فارسی) مشتمل بر ہفتاد و پنج شعراء ۔ از احمد بن محمد کلاتی ۔ سال تصنیف ۷۴۱ھ بخط نستعلیق غنیمت، اوراق ۴۰۷، تقطیع کلاں ۔ اس تذکرہ کے کسی دوسرے نسخے کا علم نہیں ۔

۴۔ قصائد نعتیہ ۔ از عمید، فضل اللہ لوکی (معاصر سلطان ناصر الدین محمود متوفی ۶۶۴ھ) بخط نستعلیق خفی بہتر ۔ یہ نسخہ بھی نایاب ہے ۔

مصور نسخے | ۱۔ خمسہ نظامی گنجوی متوفی ۵۹۹ھ ۔ مکتوبہ حسین عبداللہ ۸۴۴ھ ۔ تصاویر ۱۸ بخط نستعلیق خوشخط،

ابتدائی ۲ صفحات مطلا سرورق پر ۴ مہریں۔

۲۔ دیوانِ حافظ شیرازی متوفی ۷۹۱ھ۔ مکتوبہ ۱۰۸۰ھ، بخط نستعلیق نفیس، ۳ مرقعے۔

۳۔ مثنوی معنوی۔ از جلال الدین محمد رومی متوفی ۶۷۲ھ۔ مکتوبہ ۱۰۱۰ھ، بخط نستعلیق نفیس، کاتب عبداللہ بن قنبر سمرقندی، مزین بہ تصاویر کثیرہ۔ میر نوراللہ کے حواشی بھی درج ہیں۔

۴۔ مثنوی حسینی۔ مصنفہ ۱۱۶۳ھ۔ تصاویر ۲۹۔

۵۔ گلستان و برحاشیہ بوستان۔ از سعدی شیرازی متوفی ۶۹۱ھ۔ مکتوبہ حامد ساکن جہی ۱۲۵۷ھ۔ تمام مطلا و مجدول و مرصع۔ تصاویر ۱۹۔

۶۔ حملہ حیدری۔ از محمد رفیع باذل مشہدی۔ بخط نستعلیق پاکیزہ، مصوّر و مطلا۔ تصاویر ۲۰

۷۔ شاہنامہ فردوسی متوفی ۴۱۱ھ۔ (۴ نسخے) مصوّر۔

<u>مرصع و منقش نسخے</u> | ۱۔ کریما۔ از سعدی شیرازی متوفی ۶۹۱ھ۔ مکتوبہ بدیع علی تلمیذ آغا مرزا ۱۲۷۶ھ بخط نستعلیق نہایت خوشخط، زرافشاں۔

۲۔ ہفت بند کاشی۔ مکتوبہ عطارد رقم و مرصعہ محمد علی ۱۲۳۰ھ۔ بخط نستعلیق خوشخط۔ زمین سنہری۔

۳۔ " " " محمد حسن کاشمیری۔ مرصع بطلا۔ " " "

۴۔ ملفوظات صاحبقران۔ حالات امیر تیمور۔ از افضل بخاری۔ در عہد شاہجہاں۔ مکتوبہ ہدایت اللہ ۱۲۲۲ھ ابتدائی دو صفحوں پر نہایت خوبصورت سنہرا کام ہے۔ اس نسخہ کی کتابت مرزا ایزد بخش بہادر خلف شاہ عالم بادشاہ غازی کے لئے کی گئی ہے آخر میں ان کی مہر ثبت ہے۔

۵۔ چہل حدیث باترجمہ فارسی منظوم۔ بخط نستعلیق جلی تمام صفحات مرصع و مذہب و مطلا، برحواشی گلکاری بطلا، مکتوبہ نعمت اللہ گوہر رقم ۱۲۲۱ھ۔

۶۔ مرغوب القلوب (مثنوی)۔ بخط نستعلیق جلی تمام صفحات مرصع و مذہب و مطلا، برحواشی گلکاری بطلا، مکتوبہ نعمت اللہ گوہر رقم ۱۲۲۱ھ۔

<u>خوشخط نسخے</u> | ۱۔ دیوان لسانی شیرازی متوفی ۹۴۰ھ۔ بخط نستعلیق نفیس، مکتوبہ حسن قلی ۹۵۹ھ۔

۲۔ خمسۂ نظامی گنجوی۔ مکتوبہ فیروز محمد بن سلیمان۔ بخط نستعلیق خوبتر۔

۳۔ کلمات۔ مکتوبہ سبحان اللہ ۹۶۳ھ۔

۴۔ مثنوی معنوی۔ مکتوبہ ۱۰۹۰ھ، بخط نستعلیق نہایت خوشخط، مطلا۔

۵۔ زاد المعاد۔ " ۱۲۳۸ھ کاتب طاہر شیرازی، بخط نسخ خوشخط، مجدول طلائی لوح زرجدولی

۶۔ طبقات اکبری۔ از خواجہ نظام الدین احمد بخشی۔ مکتوبہ ۱۰۰۳ھ بعہد مصنف کاتب عبدالحق قریشی۔

۷۔ مجموعۃ الرسائل الاربعۃ فی المناظرۃ المذہبیۃ۔ از نور اللہ شوستری و حسین بن عبد الصمد العاملی وغیرہما مکتوبہ ۱۱۱۶ھ بخط نسخ خفی بہتر۔ برحواشی گلکاری، لوح مطلا، نسخہ مجدول بطلا، مشتمل بر چہار رسائل۔ سرورق پر دو مہر مربع محکوک۔ کاتب عبدالوہاب بن محمد طاہر۔ مقام کتابت احمد آباد گجرات۔

<u>خود نوشت نسخے</u> ۱۔ عیون الاجوبہ فی فنون الاسئلہ۔ از ابوالقاسم عبدالکریم القشیری المتوفی ۴۶۵ھ/۱۰۷۲ء۔ بخط المصنف۔ ۲۔ فتح المتعال فی مدح النعال۔ از احمد بن محمد المغربی المتوفی ۱۰۴۱ھ۔ بخط المصنف۔

۳۔ مجموعۃ الرسائل۔ از ابن طولون، محمد بن علی بن احمد الصالحی الدمشقی الحنفی المتوفی ۹۵۳ھ۔ "

۴۔ تلخیص الشفاء۔ از فضل امام خیرآبادی متوفی ۱۲۴۳ھ۔ مکتوبہ ۱۲۲۷ھ۔ "

۵۔ حاشیۃ افق المبین۔ از فضل حق خیرآبادی متوفی ۱۲۷۸ھ "

۶۔ دیوان صائب متوفی ۱۰۸۸ھ۔ مکتوبہ ۱۰۸۳ھ . . . . بخط المصنف

۷۔ شرح خطبۃ القواعد۔ از فخر الدین محمد۔ مکتوبہ ۹۰۰ھ . . . . . "

۸۔ چار چمن۔ از غلام محی الدین مبتلا دعشق۔ " ۱۱۸۷ھ "

۹۔ ارتیاح الاکباد بارباح فقد الاولاد۔ از الحافظ السخاوی، محمد بن عبدالرحمن متوفی ۹۰۲ھ "

۱۰۔ حالات خود نوشت۔ از نجم الدین علوی کاکوروی قاضی القضاۃ کلکتہ متوفی ۱۲۲۹ھ "

۱۱۔ ترغیب السالک (مسودہ) از مصطفیٰ خاں شیفتہ متوفی ۱۲۸۶ھ . . . "

۱۲۔ ضیاء الایمان فی آداب القرآن۔ از سید عبدالجبار بن سید علاء الدین۔ مکتوبہ ۱۳۰۹ھ "

۱۳۔ ہدایۃ النجاۃ۔ از عبدالحلیم فرنگی محلی لکھنوی متوفی ۱۲۸۵ھ بخط نستعلیق شکست آمیز مکتوبہ ۱۲۵۲ھ "

۱۴۔ فرحۃ المدرسین بذکر المؤلفات والمؤلفین۔ از عبدالحیٔ فرنگی محلی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ۔ بخط المصنف

۱۵۔ وظائف اوقات النبی المعولۃ الیومیۃ واللیلیۃ۔ از عبدالغنی بن احمد الحنفی مکتوبہ ۱۱۳۲ھ۔ "

متفرقات مع خصوصیات

۱۔ نعت بند کاشی۔ بخط ناخن، نستعلیق خوشخط۔ کاغذ طلائی روشن نگار۔ مکتوبہ ۱۲۲۶ھ

۲۔ قصیدہ حافظ شیرازی۔ " " در منقبت حضرت علی مرتضیٰ۔

۳۔ ذکر شہادت نواب علاء الدولہ۔ از ابن ناصر، بخط شکستہ۔ مکتوبہ مرلی دھر ۱۲۴۸ھ

ہر جملے سے تاریخ شہادت مرحوم (۱۱۷۰ھ) برآمد ہوتی ہے۔

۴۔ قصیدہ در تعزیت میر عبدالجلیل بلگرامی۔ از غلام علی آزاد بلگرامی متوفی ۱۲۰۰ھ۔ مشتمل بر چہار مطالع

و یک صد و یک بیت۔ ہر مصرع بیت سے تاریخ وفات مرحوم (۱۱۳۸ھ) نکلتی ہے۔

۵۔ مجموعہ منتخبات شعراء اردو۔ یہ کسی ضخیم مجموعہ کا حصہ ہے جس میں ۸ شعراء اردو کے منتخبات

ہیں۔ بخط نستعلیق پاکیزہ، تمام صفحات زرافشاں۔ روشنی میں جھلمل جھلمل ہوتے ہیں۔

۶۔ اشعار دیوان ترکی۔ ترکی زبان کے کسی شاعر کے دیوان کا ایک خوشخط صفحہ جس کے صفحہ اول پر جہانگیر

کی تحریر اور مختلف مغل امراء کی تحریریں اور مہریں ثبت ہیں جہانگیر کی تحریر اس طرح ہے:۔

"اللہ اکبر۔ بتاریخ ۲۴ آذر سنہ ۱۲ داخل کتابخانہ این نیازمند درگاہ الٰہی شد۔ حررہ نورالدین جہانگیر بن اکبر بادشاہ سنہ ۱۰۲۶ء"

عنایت خان شاہجہانی کی مہر اور عبداللہ چلپی کے دستخط بہت واضح ہیں۔ ایک دوسری تحریر سے

جو اس صفحہ پر ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ سلاطین خراسان و ہرات کے کتب خانوں سے منتقل ہوتا ہوا مغل بادشاہوں

کے کتب خانوں تک پہنچا ہے۔ صفحہ اول پر "خاصہ اول" بھی لکھا ہوا ہے۔

۷۔ بہارستان جامی متوفی ۸۹۸ھ۔ اس نسخہ پر جامی کی تحریر موجود ہے۔ مکتوبہ ۸۹۰ھ بعہد مصنف، بخط نستعلیق غنیمت۔

لوح و جدول مطلا۔

۸۔ دیوان صائب۔ مکتوبہ عارف تبریزی ۱۰۵۰ھ۔ اس کے حواشی پر صائب کے قلم کی تازہ غزلیں ہیں اور

آخر میں "بلغ سماعاً صائب" لکھا ہے۔ یہ نسخہ شاہی کتابخانہ کی زینت رہا ہے۔ ۱۱۳۶ھ کا "عرض دیدہ" موجود ہے۔

۹۔ دیوان صائب۔ مکتوبہ قبل از ۱۰۶۰ھ۔ اس نسخہ پر صائب کی تصحیحات اور حواشی پر ان کے قلم سے غزلیں

درج ہیں۔ ورق ۱۰۴ کے حاشیہ پر آخری مکمل غزل لکھ کر عبارت بھی لکھی ہے۔ تاریخ ۱۰۰۷ھ ڈالی ہے۔ یہ نسخہ بھی شاہی کتابخانوں میں رہ چکا ہے مختلف تحویل داروں کی تحریریں درج ہیں قدیم ترین تحریر ۳ جمادی الاول ۱۰۲۸ھ کی ہے۔ تین غیر مقروء مہریں بھی ہیں۔

۱۰۔ جمہرۃ اشعار العرب۔ مرتبہ ابی الخطاب القرشی۔ مکتوبہ ۹۹۰ھ۔ اس نسخہ کی اہمیت یہ ہے کہ اور نسخوں میں اور اس نسخہ میں نمایاں اختلافات ہیں۔ اس سے قدیم نسخہ کا بھی علم نہیں۔

۱۱۔ سہو المصلین۔ از حسن بن محمد بن احمد۔ مکتوبہ ۸۳۱ھ۔ فقہ کی ایک غیر الحصول کتاب۔

۱۲۔ کتاب الامتاع باحکام السماع۔ از کمال الدین ابو الفضل جعفر بن ثعلب الادفوی الشافعی المتوفی ۷۴۸ھ۔ مکتوبہ ۱۰۷۴ھ۔

۱۳۔ حقیقتہائے ہندوستان۔ (در احوال مداخل و مخارج صوبجات ہندوستان) از لچھمی نرائن شفیق اورنگ آبادی۔ سال تصنیف ۱۲۰۴ھ۔ مکتوبہ ۱۲۰۸ھ۔ سرورق پر مصنف کی تحریر اور دستخط ہیں۔

۱۴۔ ذکر الملوک (تاریخ حقی) مختصر تاریخ ہند از عہد معز الدین محمد بن سام متوفی ۶۰۲ھ تا عہد اکبر بادشاہ۔ از شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ۔ مکتوبہ ۱۰۳۰ھ سال تصنیف ۱۰۰۵ھ

۱۵۔ اشعۃ اللمعات۔ از شیخ عبد الحق محدث دہلوی۔ مکتوبہ محمد علی الدہلوی ۱۰۴۸ھ۔ بخط نسخ خفی پاکیزہ۔ در آخر ترقیمہ بقلم المصنف ۱۰۴۹ھ۔

۱۶۔ تاریخ گزیدہ۔ از حمد اللہ مستوفی قزوینی متوفی ۷۵۰ھ۔ سال تصنیف ۷۳۰ھ۔ سرورق پر مہریں۔ یہ نسخہ ابو الفیض فیضی متوفی ۱۰۰۴ھ کی ملکیت میں رہا ہے سرورق پر ان کی مہر اور دستخط بھی ہیں۔ سر سید احمد خاں کی ملکیت میں بھی رہا ہے ان کی مہریں بھی ہیں۔

۱۷۔ چاول۔ اس چاول پر ایک طرف ڈاکٹر سر ضیاء الدین مرحوم سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی کی تصویر اور دوسری جانب ان کا نام مع خطابات تحریر ہے۔

۱۸۔ المطول۔ از سعد الدین التفتازانی المتوفی ۷۹۲ھ بخط نسخ مکتوبہ ۸۳۹ھ کاتب سید شریف۔ بر سر ورق عبارت و دستخط نور الدین جہانگیر بن اکبر بادشاہ بسلسلۂ دخول نسخہ بکتابخانۂ شاہی و ہفت مہر مدور و بیضوی "عنایت خاں شاہجہانی" "محمد حسن بندۂ شاہجہاں" "عبد اللہ خانہ زاد عالمگیر بادشاہ" وغیرہم و دستخط جائزہ عبد اللہ چلپی ۲۶ سنہ جلوسی و دیگر جائزہ ۱۰۶۹ھ و بر ورق آخر پنج مہر مدور و مربع "صادق جان بندۂ شاہجہاں" وغیرہ و جائزات متفرقہ۔

ہندو مذہب سے متعلق خصوصی مخطوطات | ۱۔ یجروید۔ بزبانِ تلیگو بر، بھوج پتر۔

۲۔ ڈرامہائے بہاس۔ بزبانِ ملیالم بر، بھوج پتر۔

یہ دونوں نسخے بہت قدیم اور اہم ہیں۔ کاغذ مہیا ہونے سے قبل مخصوص درخت کی چھال کو چھیل کر باریک بنایا جاتا تھا اور اس پر لکھا جاتا تھا جس طرح ہرن اور دوسرے جانوروں کی کھال

صاف کرکے کتابت کے کام میں لائی جاتی تھی ۔ قرآن پاک کے ڈھائی پارے جن کا ذکر اوپر آچکا ہے مخطوطونی ایسی ہی کھال پر لکھے ہوئے ہیں ۔

۳ ۔ شرح فارسی شری گیتا جی ۔ از روی شنکر بہاس ۔ تصنیف شنکرا چارج ۔ مؤلفہ دھر گسائیں سنیاسی ۔ مصوّر لوح و صفحہ اوّل مطلا ۔ برحواشی گلکاری بطلا، نسخہ مجدول، بخط نستعلیق خوشخط، متن بزبان سنسکرت، شرح بزبان فارسی ۔

۴ ۔ شری رام چندر جنم پتر ۔ بزبان سنسکرت ۔ خوشخط مصوّر ۔

۵ ۔ ترجمہ فارسی مہا بھارت ۔ از نقیب خاں بن عبداللطیف الحسینی ۔ سال تصنیف ۹۹۲ھ ۔ بعہد اکبر بادشاہ ۔ مکتوبہ عبدالرحمٰن ۱۱۱۲ھ بمقام کشمیر بخط نستعلیق ۔ سرورق پر دو مہر مدوّر غیر مقرو ۔ یہ ترجمہ ڈیڑھ سال میں بمعاونت چند برہمنان و ملا عبدالقادر بدایونی و شیخ بہاؤ کیا گیا ۔

۶ ۔ ترجمہ فارسی بھگوت مہا پران ۔ از ابوالفیض فیضی متوفی ۱۰۰۴ھ ۔ مکتوبہ ہرنیخ رائے کھتری ساکن لسارہ ۱۲۳۳ھ، بمقام چھاؤنی سہارنپور ۔ لوح مطلا، نسخہ مجدول، بین السطور نیز مطلا، بخط نستعلیق غنیمت ۔

۷ ۔ ترجمہ بھگوت گیتا ۔ در بھاشا ۔ از راجہ بیربر ندیم اکبر بادشاہ ۔ مکتوبہ دولت شاہ ۱۱۲۵ھ ۔ بمقام شاہجہاں آباد، بخط نستعلیق ۔ برورق دوم مہر مربع "لچھمن داس"

شعبۂ مخطوطات میں فرامین شاہی، دستاویزات، قبالہ جات، تصاویر، کتبات، مکاتیب وغیرہا کا بھی معتدبہ ذخیرہ ہے جن کی مجموعی تعداد ۲ ہزار سے متجاوز ہے ۔ ۹۶۰ سکے بھی ہیں جن میں نقرئی اور طلائی بھی ہیں ۔ ہندو پیریڈ سے آخر عہد مغلیہ تک ۔ فرمانوں میں بابر بادشاہ سے لے کر آخر عہد مغلیہ تک ۔ فرمان بابر بادشاہ مکتوبہ ۹۳۳ھ اور فرمان اکبر بادشاہ مکتوبہ ۹۷۵ھ ۔ کتبات اور وصلیاں ہند و بیرون ہند کے مشہور خطاطوں کی شاہکار بھی ہیں ۔ مکاتیب بھی رہنمایان قوم، ادبار، شعراء، علماء اور صلحاء ہر طبقہ کے ملیں گے ۔ اسی طرح تصاویر بھی شاہان و بیگمات مغلیہ، نادر شاہ، نانا شاہ، مولانا فخرالدین، طوطی بیگم وغیرہا بیسیوں مشاہیر کی ملیں گی ۔ فوٹو بھی خاصی تعداد میں موجود ہیں جن میں دورِ سید احمد خاں کے کمیاب گروپ بھی ہیں ۔

شعبۂ مخطوطات کو حبیب گنج کلکشن نے چار چاند لگائے ہیں ۔ قدیم ترین مخطوطات عربی و فارسیہ اسی کلکشن سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اس کلکشن کے جامع، نواب صدر یار جنگ بہادر، مولانا محمد حبیب الرحمٰن خاں شروانی رئیس اعظم حبیب گنج و صدر الصدور مملکت حیدرآباد دکن نے اپنے قلم سے اپنے کتابخانہ کے اہم نسخوں کی جو عنوان وار فہرست بنائی ہے ۔ اس سے اس بیش بہا ذخیرہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے ۔ کچھ خاص عنوان درج ذیل ہیں ۔

۱ ۔ المذہبیات ۔ اس کے تحت ۹۹ وہ نسخے ہیں جو طلائی کام کے لحاظ سے امتیاز رکھتے ہیں ۔

ان کی مدد سے ماوراء النہر، ایران، ترکی، کشمیر، ہندوستان وغیرہ ممالک کے ہنر کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

۲۔ الخطاطیات ۔ اس کے تحت بڑے خطاطوں کے قلم کے ۵ نسخے درج ہیں مثلاً میر عماد، میر علی کاتب وغیرہ۔

۳۔ الخطیات ۔ اس کے تحت ۳۵ وہ نسخے ہیں جو اعیانِ ملک کے لکھے ہوئے ہیں مثلاً مناجات امیرالمؤمنین علی کرم اللہ وجہہ بدرگاہِ قاضی الحاجات ۔ مکتوبہ مرزا ابوالحسن آصف خاں برادر نورجہاں ۱۰۲۵ھ بخط نستعلیق خوشخط، مطلا، مجدول، زرافشاں۔

۴۔ المجلدات ۔ قدیم جلد سازی کے ۱۶ نمونے ۔

۵۔ السلطانیات ۔ جن اہم نسخوں کا سلاطین اور وزرا سے تعلق رہا ہے وہ اس کے تحت درج ہیں مثلاً ابراہیم عادل شاہ کے کتاب خانے کی صحیح بخاری وغیرہ ۔

۶۔ الفتوحیات ۔ وہ دو نسخے جو سلاطین کے کتابخانوں میں مال غنیمت کے طور پر داخل ہوئے ۔

(۱) صحیح البخاری ۔ از فتح بیدر بر دستِ ابراہیم عادل شاہ ۔ مکتوبہ ۷۷۰ھ ۔

(۲) مثنوی گوئے وچوگاں ملا عارفی ۔ نوشتہ میر علی کاتب ۔ از فتح گولکنڈہ، بر دستِ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ۔

۷۔ المقامیات ۔ جن ۹۶ کتابوں پر مقام کتابت درج ہے ۔

۸۔ الختمیات ۔ جن ۲۶۳ نسخوں پر مہریں ہیں ۔

۹۔ الحسنیات ۔ اس کے تحت وہ اہم نسخے ہیں جو بلحاظ خط نادر ہیں ۔ (غیر خطاطیات)

۱۰۔ القرطاسیات ۔ اس کے ذیل میں کاغذوں کے ۱۱ اقسام دکھائے گئے ہیں۔

۱۱۔ العتیقات ۔ اس کے تحت ۲۳ قدیم نسخے درج ہیں (نویں صدی یا اس سے قبل کی کتابیں) سب سے قدیم نسخہ پانچویں صدی ہجری (گیارھویں صدی عیسوی) کا ہے ۔

۱۲۔ الخطوط ۔ اس میں ۱۶ مختلف خطوں کی تشریح ہے ۔

۱۳۔ المصنفیات ۔ اس میں ۲۸ وہ نسخے ہیں جو بخط مصنف ہیں یا نسخۂ مصنف سے منقول یا مقابلہ شدہ ہیں ۔

مخطوطات کی ترتیب فہرست میں ڈاکٹر پروفیسر مختار الدین احمد آرزو کی مرتبہ "فہرست نمائش گاہ مخطوطات و نوادر" مطبوعہ ۱۹۵۳ء اور ڈاکٹر پروفیسر نذیر احمد کے مجموعۂ مقالات "تاریخی و ادبی مطالعے" مطبوعہ ۱۹۶۱ء میں شامل مضمون "کتاب خانہ حبیب گنج" سے بھی حسبِ مواقع مدد لی گئی ہے ۔

امید ہے کہ اس مضمون سے اربابِ علم اور اہلِ دانش کی نظر میں "مولانا آزاد لائبریری" سے متعلق مفید معلومات کا اضافہ ہو سکے گا۔